ABDUL HAFEEZ

حضور بحیثیت پیغمبر امن -

نبی کریم کی زندگی عالم انسان کے لیے نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ تمام مخلوقات کے لیے نمونہ ہے۔ آپ کی زندگی تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وما ارسلنک الا رحمۃ اللعلمین"

ترجمہ :-

اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

آپ نے ہمیشہ امن اور آشتی کا ہی درس دیا۔

نبوت سے پہلے امن کے داعی۔

آپ ﷺ کی نبوت سے پہلی زندگی بھی انسانیت کے لیے نمونہ ہے اور نبوت سے پہلے بھی آپ نے امن و استحکام کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ جہاں عرب میں جنگی لڑائیاں عروج پر تھیں آپ نے ہمیشہ امن و سلامتی کا ساتھ دیا۔

حجر اسود کی تنصیب :-

مکہ کے لوگوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا جائے کیونکہ اس کی دیواریں بوسیدہ ہو گئی تھیں۔ تعمیر کے بعد اگلا مرحلہ حجر اسود کی تنصیب کا آیا تو تمام قبائل کا دل یہ اعزاز ان کو ملے اور احباب ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا

جھگڑنا شروع ہو گئے۔ رسول کریم وہاں پہنچے ایک چادر بچھائی اور حجر اسود کو اوپر رکھا اور تمام قبائل کو کہا کہ چادر کو اٹھاؤ اور مطلوبہ جگہ پر پہنچاؤ۔ آپ کے اس عمل کی وجہ سے مکہ میں ایک بڑی لڑائی اور خانہ جنگی ہونے سے بچ گئی۔

حلف الفضول:-

مکہ ایک عالمی منڈی تھی لوگ دور دراز سے وہاں تجارت کی غرض سے آتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک بیرونی مسافر عجمی کو پیسوں کے معاملے میں عاص بن وائل کی طرف سے تنگ کیا گیا۔ اس آدمی نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر اپنی امداد کی اپیل کی۔ لوگوں نے عبداللہ بن جدان کے گھر بیٹھک لگائی اور نبی کریم نے اپنے چچا کے ساتھ مل کر ایک معاہدہ لکھوانے میں کامیاب ہو گئے کہ کبھی بھی کسی عجمی کو منڈی میں کسی خرابی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ بات اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ حضور اعلان نبوت سے پہلے بھی ایک بہترین انسان اور امن و سلامتی کے داعی تھے جس کا ثبوت اوپر والا واقعہ ہے۔

"ان ارسلنک شاھداً و مبشراً و نذیرا"

ترجمہ:- بے شک اللہ نے آپ ﷺ کو گواہ، خوشخبریاں دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

مکہ میں نبوت کے بعد امن کی کوششیں

بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق اسلام
امن ہے، خدا امن ہے اور جنت امن کا گھر ہے۔
رسول کریم کا ہمیشہ سے ہی یہی دعویٰ تھا۔ آپ ﷺ کے
اعلان نبوت کے بعد آپ کے ماننے والوں کی ایک
لمبی فہرست تو تھی جبکہ آپ کے ماننے والوں کو ستائے
جانے کی ایک لمبی لسٹ موجود تھی۔ جن میں
سمیہ رض، بلال حبشی رض، خباب رض، ابوذر
غفاری رض وغیرہ سر فہرست ہیں۔
ان اصحاب کو ستانے اور ظلم و زیادتی کے
باوجود آپ ﷺ نے امن و سلامتی کی بات اور تبلیغ کی۔
شعب ابی طالب میں آپ کو تین سال قید میں
رکھا گیا آپ کی فیملی بھی آپ کے ساتھ اس مشکل وقت
میں موجود تھی۔ آپ ﷺ نے صبر و استقامت کے ساتھ
اس پورے وقت کو بسر کیا اور امن کا پرچم بلند کیا۔
آپ رب العزت کی ایک آیت کا مصداق تھے

"والصلح خیر"

ترجمہ: صلح سب سے بہترین شے ہے۔
مکہ کے امن کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے صحابہ کرام
کو ہجرت حبشہ کا حکم دیا۔ اس کی وجہ سے لوگ
امن کے ساتھ ہجرت کر کے دوسرے بر اعظم چلے
گئے۔ آپ کا ہر قدم بھی امن کی طرف تھا تاکہ معاشرہ
امن کے راستے پر استوار رہے۔

قریش مکہ کا آپ کو ستانا، طائف کے سفر میں آپ کے ساتھ بد تمیزی کا کیا جانا یہ بیہودہ اعمال تھے جو کہ کسی بھی فرد کو جنگ کی طرف ابھار سکتے تھے مگر رسول اکرم نے قرآن پاک کی اس آیت کی ترجمانی کرتے ہوئے امن کی بات کی کہ :-

والک لعلی خلق العظیم

مدینہ میں امن کی کوششیں :-

مکہ میں خالصتاً قریشی لوگ آپ ﷺ کی جان کے دشمن تھے مگر آپ نے ہر حال میں امن کی ہی بات کی نبوت کے بارہویں سال آپ مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ آپ جب مدینہ پہنچے پہلے سے موجود لوگوں کو اوس اور خزرج کو مل کر رہنے اور باہمی تعاون سے زندگی گزارنے پہ رضامند کیا۔ امن کی اس سے بہتر مثال پوری کائنات میں موجود نہیں کہ آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو اس طرح کر دیا کہ وہ لوگ ایک دوسرے پر جان نثار کرتے تھے اور ایک دوسرے کو بھائی کہتے تھے۔ کیونکہ

"انما المومنون اخوۃ"

بے شک مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں

آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے ساتھ مل کر ایک امن معاہدہ لکھا جس کو تاریخ میثاق مدینہ سے یاد کرتی ہے۔ یہ معاہدہ بھی حقیقتاً امن

کا بھی معاہدہ تھا۔ جب مدینہ میں امن و استحکام
ہو گیا تو آپ نے ایک اور صلح کی تاریخ اسلام
اس صلح کو "صلح حدیبیہ" کے نام سے یاد کرتی ہے۔
اس صلح میں آپ نے وہ تمام کمزور شرطیں قبول
کیں جن سے کوئی معاشرہ جنگ سے بچ سکتا ہے۔
کیونکہ

"الدین النصیحۃ"
دین خیر خواہی کا نام ہے۔
والصلح خیر
اور صلح میں خیر ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ ؐ نے سب لوگوں
کے لیے عام معافی کا اعلان کر دیا۔ وہ لوگوں جنھوں
نے آپ کا جینا دو بھر کر دیا تھا وہ اس انتظار
میں تھے کہ محمد ؐ ہم سے کس طرح بدلہ لیں گے اور
وہ لوگ چھپ رہے تھے مگر سرور کائنات نے
خوبصورتی سے کہا کہ جو آگے لگ کر دوڑنا شروع
ہو جائے اسے کچھ نہیں کہنا، بچوں کو کچھ نہیں کہنا،
عورتوں کو کچھ نہیں کہنا، بوڑھوں کو کچھ نہیں کہنا۔ جو
حرم پاک میں آ جائے اس کو کچھ نہیں کہنا۔ جو
اپنے گھر کا دروازہ بند کرے اس کو کچھ نہیں کہنا
کسی صحابی نے کہا کہ پھر کسے کچھ کہنا ہے؟
یہ دنیا کی وہ واحد پاور تھی جس کے زیر سایہ
کم سے کم خون بہا۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا
سکتا ہے کہ اسلام امن کا دین ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں امن کا پیغام :-

10 ہجری کو رسول کریمؐ نے اعلانات کروا دئے کہ تمام لوگ مکہ مکرمہ پہنچو۔ سارے لوگ آئے تقریباً ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات میں موجود تھے نبی کریمؐ نے ایک خطبہ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس خطبے کے تین ماہ بعد نبی کریمؐ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

رسول کریمؐ اپنی اونٹنی پہ سوار تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جہالت کی تمام رسول میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ جہالت کے تمام خون معاف ہیں اور سب سے پہلا پہلے میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں جس کو بنو سعد کے پاس دودھ پیتے ہوئے قتل کر دیا گیا تھا۔ جہالت کے سارے سود معاف اور میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا ~~خون معا~~ سود معاف کرتا ہوں۔

نبی کریمؐ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں میں بھی امن و سلامتی اور خیر خواہی کی تبلیغ کی۔

امن و سلامتی اور دفاع کے لیے جنگیں :-

نبی کریمؐ نے اپنی زندگی مبارک میں جنگیں بھی ~~لڑ~~ امن و سلامتی کے لیے لڑیں اور ان جنگوں میں صرف اور صرف اپنا دفاع مقصود تھا۔ دفاعی پالیسی کو اختیار کیا گیا۔

منٹگمری واٹ کے مطابق نبی کریم ﷺ نے

اپنی زندگی مبارک میں 82 کے قریب جنگیں لڑی ہیں ان جنگوں میں صرف 1058 جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ یہ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا انقلاب تھا جو کہ اتنی کم جانوں کے ضائع ہونے سے وقوع پذیر ہوا۔

اہل قتال جن پر تلوار اٹھانا ضروری تھا ان پر بھی دست درازی کا بے حد محدود حق اسلام نے مجاہدین کو نہیں دیا۔ بلکہ اس کی کچھ حدود و قیود کو بھی مدنظر رکھا ہے۔

جنگوں میں بھی آپ ﷺ نے حد سے تجاوز سے منع فرمایا ہے۔ فتح مکہ ایک اہم مثال ہے کہ کسی شہر پر قبضہ ہو رہا ہے یعنی مکہ مکرمہ پر اور صرف اتنے بڑے شہر کے امن کو کچھ نہیں کہا گیا۔ البتہ 13 لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور بغیر کسی اور نقصان کے یہ شہر فتح ہو گیا۔ جدید دور کے انقلاب لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔

حاصل کلام:-

نبی کریم ﷺ کی نبوت سے پہلی زندگی اور نبوت سے بعد والی زندگی تمام انسانیت کے لیے نمونہ ہے۔ آپ اللہ کے آخری نبی ہونے کے ساتھ ساتھ پیغمبر امن ہونے کے بھی حقدار ہیں۔ اس لیے اسلام امن ہے خدا امن ہے اور جنت امن کا گھر ہے۔

CamScanner